منگل | 13-اگست 1996ء | احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ
الفضل ربوہ
فون ۴۴۹
ایڈیٹر: نسیم سیفی
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد 46-81 نمبر 183 | منگل 27 ربیع الاول 1417ھ 13 ظہور 1375ھش 13 اگست 1996ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دعا سے تمام مشکلات حل ہو جاتی ہیں

دعا میں کوشش ہر دو طرف سے ہونی ضروری ہے۔ دعا کرنے والا خدا تعالیٰ کے حضور میں توجہ کرنے میں کوشش کرے اور دعا کرانے والا اس کو توجہ دلانے میں مشغول رہے۔ بار بار یاد دلائے خاص تعلق پیدا کرے۔ صبر اور استقامت کے ساتھ اپنا حال زار پیش کرتا رہے تو خواہ مخواہ کسی نہ کسی وقت اس کے لئے درد پیدا ہو جائے گا۔ دعا بڑی شئے ہے جبکہ انسان ہر طرف سے مایوس ہو جائے تو آخری حیلہ دعا ہے جس سے تمام مشکلات حل ہو جاتی ہیں۔ مگر ایسی توجہ کی دعا ضرور ایک وقت چاہتی ہے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

اخلاص سے خدا تعالیٰ کو یاد کرنا چاہئے اور اس کے احسانوں کا بہت مطالعہ کرنا چاہئے۔ چاہئے کہ اخلاص ہو۔ احسان ہو۔ اور اس کی طرف ایسا رجوع ہو کہ بس وہی ایک رب اور حقیقی کارساز ہے۔

عبادت کے اصول کا خلاصہ اصل میں یہی ہے کہ اپنے آپ کو اس طرح سے کھڑا کرے کہ گویا خدا کو دیکھ رہا ہے اور یا یہ کہ خدا اسے دیکھ رہا ہے۔ ہر قسم کی ملونی اور ہر طرح کے شرک سے پاک ہو جاوے اور اسی کی عظمت اور اسی کی ربوبیت کا خیال رکھے۔ ادعیہ ماثورہ اور دوسری دعائیں خدا تعالیٰ سے بہت مانگے اور بہت توبہ استغفار کرے اور بار بار اپنی کمزوری کا اظہار کرے تاکہ تزکیہ نفس ہو جاوے اور خدا تعالیٰ سے سچا تعلق ہو جاوے اور اسی کی محبت میں محو ہو جاوے اور یہی ساری "عبادت" کا خلاصہ ہے۔

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 335)

ترقی کے لئے چار چیزوں کی ضرورت ہے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

چار چیزیں ہیں جو ترقی کے لئے ضروری ہیں۔ ان میں سے دو خدا تعالیٰ نے اپنے ذمہ رکھی ہیں اور دو ہمارے سپرد کی ہیں وقت کا انتخاب اور سچی تعلیم بھیجنا خدا نے اپنے ذمہ رکھا ہے اور یہ دونوں باتیں اس نے پوری کر دی ہیں۔ باقی دو ہمارے ذمہ ہیں یعنی اچھی زمین تلاش کرنا اور جو تعلیم قبول کریں ان کی غور و پرداخت کرنا انہی میں ہماری سستی کی وجہ سے جماعت کی ترقی میں روک پیدا ہو رہی ہے۔ ورنہ اور کوئی وجہ نہیں ہے۔ یہ کہنا کہ ابھی اس تعلیم کی اشاعت کا وقت نہیں آیا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ جو کام لوگ نہیں کرنا چاہتے جس طرح وہ اس کے متعلق کہہ دیتے ہیں۔ ہماری قسمت اسی طرح جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی تعلیم کی اشاعت کا وقت نہیں ہے۔ لوگ اس کو قبول کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ وہ اپنی سستی اور کوتاہی کی وجہ سے کہتے ہیں ورنہ یہ کہنا پڑے گا۔ کہ خدا نے حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کو بے وقت بھیجا۔ اور آپ کے ذریعہ ناقص تعلیم دی۔ مگر یہ دونوں باتیں غلط ہیں۔ ایسے لوگوں کو اپنے نفس کی اصلاح کرنی چاہئے۔ کیونکہ ان کے قلب کی زمین بگڑی ہوئی ہے۔ ایسے قلب پر اگر اچھی تعلیم بھی پڑے تو بھی اچھا نتیجہ پیدا نہیں کر سکتی۔ دیکھو حضرت عمرؓ کا ایک وقت وہی دل تھا کہ جس پر جب قرآن کریم کی تعلیم پڑتی تو تے ہو جاتی مگر پھر وہی دل تھا کہ اس نے اس طرح اس تعلیم کو قبول کیا جس طرح قبول کرنے کا حق تھا تو دل بدل سکتا ہے اور بدلا جا سکتا ہے۔ جس طرح زمین بری سے اچھی اور قابل زراعت بنائی جا سکتی ہے۔ اسی طرح دل بھی حق کو قبول کرنے کے لئے تیار کیا جا سکتا ہے۔ خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے ہمارے اندر یہ طاقت اور مادہ پیدا کیا ہے۔ کہ ہم دل کو بدل دیں آگے قصور ہمارا ہے کہ ہم کام نہیں کرتے یا تعلیم و تربیت کی وجہ سے نقص ہے۔ اور ہم نے جماعت تک وہ باتیں ابھی تک نہیں پہنچائیں جن کا پہنچانا ضروری ہے۔

میں سب احباب کو توجہ دلاتا ہوں کہ وہ امور جو ہمارے ذمہ ہیں ان کو پورا کریں اور مجھے امید ہے دوست رات دن کوشش کر کے ان کو پورا کریں گے۔ قلوب کی اصلاح ہو جائے اور تعلیم و تربیت بھی صحیح طور پر ہو تا کہ خدا تعالیٰ کا بھیجا ہوا بیج پھل لاوے اور ایسی غذا پیدا ہو کہ اسے کھا کر انسان کا تعلق شیطان سے منقطع ہو جائے۔ اور ایسا اثر ہو کہ کوئی بدی اثر نہ کر سکے۔ اور کوئی نیکی چھوٹ جائے۔ (از خطبہ 30۔ اپریل 1926ء)

اگر تم اللہ تعالیٰ کے حضور صادق ٹھہرو گے تو کسی کی مخالفت تمہیں تکلیف نہیں دے گی

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

تقریب شادی

○ مکرم میر عبد الباسط صاحب نائب ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد دعوت الی اللہ لکھتے ہیں۔

مکرم صفدر علی صاحب وڑائچ سیکرٹری دعوت الی اللہ ضلع سرگودھا، سابق قائد ضلع و علاقہ کی دوسری شادی کی تقریب مورخہ 16۔ جولائی 1996ء کو بمراہ مکرمہ شکریہ رشید صاحبہ بنت ملک عبد الرشید صاحب ساکن چک گلاں ضلع سیالکوٹ ایوان محمود ربوہ منعقد ہوئی۔ نکاح کا اعلان محترم مولانا سلطان محمود صاحب انور ناظر اصلاح و ارشاد مرکزیہ نے کیا۔ مکرم صفدر علی صاحب مکرم چوہدری بڈھا خاں صاحب آف رجوعہ ضلع منڈی بہاؤالدین رفیق حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے پڑپوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو ہر جہت سے بابرکت فرمائے۔

نتیجہ مقابلہ مضمون نویسی سہ ماہی سوم

خدام الاحمدیہ پاکستان بعنوان

احمدیہ ٹیلی ویژن اور احمدیت

○ اس مقابلہ میں 105 خدام نے شرکت کی

اول محمد شکر اللہ صاحب ڈسکہ سیالکوٹ

دوم مظفر احمد صاحب علامہ اقبال ٹاؤن لاہور

سوم منور علی شاہد صاحب گلشن پارک لاہور

ان کے علاوہ مندرجہ ذیل خدام نے امتیازی نمبر حاصل کئے۔

طیب احمد طاہر دار الذکر فیصل آباد، طاہر احمد فضل فضل عمر فیصل آباد، کاشف بشیر دار الحمد فیصل آباد، عبد القادر فاروقی فیکٹری ایریا ربوہ، کلیم احمد دار الذکر فیصل آباد، محمود احمد ناصر دار الذکر فیصل آباد، سید منصور احمد النور کراچی، رضوان وددو دار الذکر فیصل آباد، نوید احمد ظفر ڈرگ کالونی کراچی، نعیم ظفر دار الذکر فیصل آباد، محمد ایوب صابر اچ شریف بہاولپور، محمد رفیق انجم بشیر آباد حیدر آباد۔

اللہ تعالیٰ سب کے لئے یہ اعزاز مبارک فرمائے

(مہتمم تعلیم)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

13- ظہور 1375 ہش 13 - اگست 1996ء

ہمدردی کا جدا جدا رنگ

ہماری توقعات عام طور پر ہماری اپنی صلاحیتوں' استعدادوں' اور خواہشات کے مطابق ہوتی ہیں۔ اگرچہ ہونا یہ چاہئے کہ جس سے ہم کوئی توقع رکھتے ہیں اس کی صلاحیت اور اس کی استعداد کو سامنے رکھا جائے۔ اگر کوئی شخص ایک کام کا اہل ہی نہیں ہے تو اس سے اس کام کی توقع رکھنا بے معنی بات ہے۔ اور اگر کوئی شخص اس حد تک نہیں جا سکتا جس حد تک ہم اس سے توقع رکھتے ہیں تو پھر بھی کہا جا سکتا ہے کہ یہ توقع بے معنی ہے۔ ہم کیا چاہتے ہیں یہ بالکل اور بات ہے۔ دوسرے کیا کر سکتے ہیں یہ بالکل اور بات ہے۔ دیکھنے والی بات یہ نہیں کہ ہم کیا چاہتے ہیں۔ دیکھنے والی بات یہ ہے کہ کوئی دوسرا شخص کیا کر سکتا ہے۔ اگر وہ کسی کام کا اہل ہی نہیں تو اس سے توقع رکھنا غلط بات ہے۔ پھر توقعات کے سلسلے میں یہ بات بھی لازمی ہے کہ ہم دیکھیں کہ کس شخص سے کیا توقع رکھی جاتی ہے۔ مختلف لوگوں سے مختلف توقعات رکھی جانی چاہئیں۔ اور اگر ایسا نہ ہو تو معاملہ گڈمڈ ہو جائے گا۔ اور ہماری بات پوری نہیں ہو سکے گی۔ جہاں تک ہماری اپنی توقعات کا تعلق ہے ہمیں اپنے معیار پر انہیں ماپنا نہیں چاہئے۔ اگر ہم نے اپنے معیار پر ماپنا ہے تو پھر ہم خود ہی وہ کام کیوں نہ کر لیں۔ انہیں دوسروں کے معیار پر ماپنے کی ضرورت ہے۔ اگر ہم واقعی دوسروں کے معیار پر اپنی توقعات کو ماپیں تو یقیناً ہمیں اچھے نتائج سے واسطہ پڑے گا جس شخص سے ہم نے توقع رکھی ہے وہ ہمارے کام آسکے گا اور ہم اس سے اپنی ضرورت کے مطابق فائدہ اٹھا سکیں گے۔ اس سلسلے میں حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) کا ایک نہایت اہم ارشاد آپ کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے۔ آپ فرماتے ہیں:-

"ہر ایک شخص کا ہمدردی کا رنگ جدا ہوتا ہے۔ اگر آپ ڈاکٹر کے پاس جائیں تو وہ آپ کے ساتھ یہی ہمدردی کر سکتا ہے کہ آپ کی کسی بیماری کا علاج کرے۔ اور اگر آپ حاکم کے پاس جائیں۔ تو اس کی ہمدردی یہ ہے کہ کسی ظالم کے ظلم سے بچائے۔ ایسا ہی ہر ایک کی ہمدردی کا رنگ جدا ہے۔ ہماری طرف سے ہمدردی یہ ہے کہ ہم آپ کو نصیحت کرتے ہیں۔ کہ دنیا روزِ چند ہے۔ اگر یہ خیال دل میں پختہ ہو جائے تو تمام جھوٹی خوشیاں پامال ہو جاتیں اور انسان خدا تعالیٰ کی طرف اپنا دل لگاتا ہے"۔

ہمدردی کا رنگ جدا جدا ہونے کا یہ مطلب بھی ہے کہ جس سے کوئی توقع رکھی گئی ہے اس کی اپنی صلاحیت اور استطاعت کیا ہے۔ اور وہ کیا بات آپ کے لئے آسانی سے اور خوش طبعی سے کر سکتا ہے۔ جیسے حضرت صاحب نے فرمایا ہے کہ اگر آپ بیمار ہیں تو ڈاکٹر کے پاس جائیں۔ ڈاکٹر کی ہمدردی یہ ہو گی کہ وہ اپنی صلاحیت اور اپنی اہلیت کو کام میں لاتا ہوا آپ کا علاج کرے گا اور اگر آپ کسی مصیبت میں مبتلا ہیں کسی مشکل کا سامنا ہے تو آپ حاکم کے پاس جائیں وہ آپ کی مدد کر سکے گا۔ اس کی ہمدردی یہ ہو گی کہ وہ آپ کو کسی ظالم کے ظلم سے بچائے گا۔ پس مرکزی نکتہ یہ ہے کہ اپنی استطاعت کو نہ دیکھئے جس سے کام لیا جانا ہے اس کی استطاعت پر نظر رکھئے۔ اور اس کی اہلیت اور صلاحیت کو بھی نظر انداز نہ کیجئے۔ جس قسم کی آپ کو ہمدردی کی ضرورت ہے اسی قسم کے انسان کی تلاش کیجئے۔ اگر آپ کو ایسی ہمدردی کی ضرورت ہے جو ایک تندرست و توانا شخص کر سکتا ہے جس کے ڈیل ڈول اچھے ہوں اور طاقت ور ہو تو آپ کسی مریض یا کمزور جسم کے انسان کے پاس جا کر اپنی خواہش پوری نہیں کر سکتے۔ پس یہ بات نہایت ضروری ہے کہ ہم جو دوسروں سے توقعات رکھتے ہیں ان میں اس بات کو مدنظر رکھیں کہ کون ہمارے لئے کیا کر سکتا ہے۔ غلط آدمی کے پاس جانے سے ہمدردی بھی نہیں مل سکتی اور اگر مل جائے تو ہو سکتا ہے نتیجہ اچھا نہ نکلے۔ پس اس بات کا ہمیشہ خیال رکھئے غلط توقعات دل میں انقباض پیدا کر دیتی ہیں۔ اس انقباض سے بچنے کے لئے توقعات کو سمجھنے کی کوشش کیجئے۔ اور جن میں ان توقعات کو پورا کرنے کی اہلیت اور صلاحیت ہے صرف ان کے پاس جائیے۔

آئے ہیں اس جہاں میں تو کچھ دے کے جائیں ہم
جو کچھ کسی سے سیکھا ہے سب کو سکھائیں ہم
نام و نمود سے تو نہیں کوئی واسطہ
کردار کو حسیں سے حسیں تر بنائیں ہم

ابو الاقبال

منزلِ یک گام

(ستمبر ۱۹۶۵ء کی جنگ)

دلکش ہے تیری ہر وادی روح فزا کہسار
ہر گلشن میں جنّت کے نظاروں کی بھر مار

ہر ذرّے میں چاند ستارے جھلمل جھلمل رقصاں
ہر قطرے میں پوشیدہ ہے ابرِ گوہر بار

ہر بوڑھے کی پیشانی ہے ہمّت کی تاریخ
ہر بچّہ ہے عظمت کا اِک مستحکم مینار

یوں تو امن و اماں کے شیدائی ہیں مرد و زن
لوٹا دیتے ہیں ہمّت سے دشمن کا ہر وار

ہاتھوں میں شمشیر یقیں کی لب پہ خدا کا نام
بڑھنے والو بڑھتے جاؤ منزل ہے یک گام

دشمن کی ہر صبح بنا دو ظلمت کا گہوارہ
اپنی شامیں نورِ سحر کا لے آئیں پیغام

وار کرو ہاں وار کرو اور وار کرو بھرپور
اونچا' اونچا اور بھی اونچا پاکستان کا نام

کر دو حملہ آور کا ہر نقشِ پا معدوم
باقی ہے گر کام کوئی تو اتنا سا ہے کام

پاکستان کے فرزندانِ وحدت' زندہ باد
پھولو اور پھلو دنیا میں اور رہو دلشاد

نسیم سیفی
10-9-65

قیمت	پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ بمقام اشاعت: دار النصر غربی - ربوہ	روزنامہ الفضل ربوہ
2 روپے 50 پیسے		

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مولانا عبدالباسط شاہد

آزاد مملکت - پاکستان - کا قیام

برصغیر کی آزادی کی مہم ایک عرصہ سے جاری تھی تاہم انگریز یہ جانتے ہوئے کہ ہندو مسلم اتحاد ممکن نہیں ہے آزادی کے سلسلہ میں ہندوستانیوں کی طرف سے متفقہ منصوبہ پیش کرنے پر مصر رہے۔ کانگریس ہندوستان کی تقسیم کو "گئو ماتا" کی تقسیم قرار دیتی اور مسلم لیگ کی نمائندہ حیثیت کو تسلیم کرنے سے انکار کرتی اس کے برعکس مسلم لیگ مسلم اکثریت کے علاقوں کی آزاد مملکت کے قیام پر اصرار کرتی اور اپنے آپ کو مسلمانوں کی واحد نمائندہ جماعت قرار دیتی جبکہ شومئی قسمت سے مسلمانوں کے بعض مخصوص گروہ ہندو کانگریس کے ہم نوا ہو کر مسلم کاز کو نقصان پہنچاتے رہے۔ اس مسلسل کش مکش میں آزادی کا سرا کہیں نظر نہ آتا تھا۔

حضرت امام جماعت مرزا بشیر الدین محمود احمد نے ہر سہ فریق کو مخاطب کرتے ہوئے اپنے ایک پر درد مخلصانہ خطاب میں فرمایا۔

"... اے انگلستان تیرا فائدہ ہندوستان سے صلح کرنے میں ہے .... ہندوستان کو یہی نصیحت کرتا ہوں کہ وہ بھی انگلستان کے ساتھ اپنے پرانے اختلافات کو بھلادے۔

میں اپنی طرف سے دنیا کو صلح کا پیغام دیتا ہوں۔ میں انگلستان کو دعوت دیتا ہوں کہ آؤ اور ہندوستان سے صلح کر لو اور میں ہندوستان کو دعوت دیتا ہوں کہ جاؤ اور انگلستان سے صلح کر لو اور میں ہندوستان کی ہر قوم کو دعوت دیتا ہوں اور پورے ادب و احترام کے ساتھ دعوت دیتا ہوں بلکہ لجاجت اور خوشامد سے دعوت دیتا ہوں کہ آپس میں صلح کر لو... اور میں دنیا کی ہر قوم کو یقین دلاتا ہوں کہ ہم کسی کے دشمن نہیں۔ کانگریس کے بھی دشمن نہیں۔ ہم ہندو مہاسبھا والوں کے بھی دشمن نہیں۔ مسلم لیگ والوں کے بھی دشمن نہیں اور زمیندارہ لیگ والوں کے بھی دشمن نہیں۔ اور خاکساروں کے بھی دشمن نہیں ہم ہر ایک کے خیر خواہ ہیں اور ہم صرف ان کی ان باتوں کا برا مناتے ہیں جو دین میں دخل اندازی کرنے والی ہوتی ہیں ورنہ ہم کسی کے دشمن نہیں ہیں اور ہم سب سے کہتے ہیں کہ ہمیں چھوڑ دو کہ ہم خدا تعالیٰ کی اور اس کی مخلوق کی خدمت کریں۔ ساری دنیا سیاسیات میں الجھی ہوئی ہے اگر ہم چند لوگ اس سے علیحدہ رہیں اور مذہب کی اشاعت کا کام کریں تو دنیا کا کیا نقصان ہو جائے گا؟

اس پر درد مؤثر بیان کے آخر میں آپ نے فرمایا

"اس میں شبہ نہیں کہ میرا ایسی نصیحت کرنا اس زمانہ میں جبکہ ہماری جماعت ایک نہایت قلیل جماعت ہے بالکل ایک بے معنی سی چیز نظر آتی ہے... میں انگلستان کو نصیحت کرنا ضروری سمجھتا ہوں خواہ میری یہ نصیحت ہوا میں ہی اڑ جائے۔ اور اب تو ہوا میں اڑنے والی آواز کو بھی پکڑنے کے سامان پیدا ہو چکے ہیں۔ یہ ریڈیو ہوا میں سے ہی آواز کو پکڑنے کا آلہ ہے۔ پس مجھے اس صورت میں اپنی آواز کے ہوا میں اڑ جانے کا بھی کیا خوف ہو سکتا ہے جبکہ ہو سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ میری ہوا میں اڑانے والی آواز کو بھی لوگوں کے کانوں تک پہنچادے۔

(الفضل 17- جنوری 1945ء)

خدا کے ایک بندے کے منہ سے نکلی ہوئی یہ مخلصانہ درد بھری آواز ہر قسم کے مخالف حالات کے باوجود دارالعوام اور دارالامراء کے ممبروں کے کانوں سے ٹکرائی کیونکہ حضرت مولانا جلال الدین شمس نے جو اس زمانہ میں وہاں مربی تھے اس خطبہ کے ضروری مضمون کا ترجمہ کر کے اس کی وسیع اشاعت کی۔

(الفضل 9 جون 1945ء)

مشرقی افریقہ میں بھی اس آواز کی گونج سنی گئی۔ وہاں کے گورنر اس پر اثر خطاب سے بہت متاثر ہوئے اور ان کی تحریک پر چوہدری محمد شریف صاحب بی اے نے ریڈیو مشرقی افریقہ سے حضور کے خطاب کا ترجمہ نشر کیا۔

یہ مخلصانہ بانگ درا انگلستان کے دارالعوام اور دارالامرء کے ارکان اور مدیران جرائد کے کانوں تک کس شان سے پہنچی اس کی کسی قدر تفصیل حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب بیان فرماتے ہیں۔

"1945ء کی فروری میں ... کامن ویلتھ Common Wealth کے نمائندگان کی ایک کانفرنس کا اہتمام کیا گیا۔ ہندوستان ... کی طرف سے بھی ایک وفد نے اس کانفرنس میں شرکت کی... افتتاحی اجلاس میں ہر وفد کے قائد سے پانچ منٹ کی تقریر میں اختصاراً اپنے اپنے ملک کی جنگی سرگرمیوں کا خلاصہ بیان کرنے کی استدعا کی گئی۔ ہندوستان کی باری آنے پر میں نے تین منٹ تو ہندوستان کی جنگی سرگرمیوں کا خلاصہ بیان کرنے میں صرف کئے اور بتایا کہ 25 لاکھ ہندوستانی کسی نہ کسی حیثیت میں جنگ کے مختلف محاذوں پر برطانوی اور اتحادی' آزادی اور سالمیت کی حفاظت اور دفاع میں مختلف انواع کی خدمات سرانجام دے رہے ہیں اور جسم و جان کی قربانی پیش کرنے میں ان کی طرف سے دریغ نہیں ہوا۔ علاوہ فوجی اور براہ راست جنگی امداد کے سامان حرب اور ذخائر خوراک مہیا کرنے میں بھی ہندوستان نے نمایاں خدمات کی ہیں اور قابل قدر نمونہ قائم کیا ہے۔ اس سلسلہ میں چند تفاصیل بیان کرنے کے بعد میں نے کہا۔

سیاست دانایان مملکت! کیا یہ امر آپ کے لئے باعث مسرت نہیں کہ ہندوستان کے 25 لاکھ فرزند میدان جنگ میں مملکت کی آزادی کی حفاظت کے لئے ہتھیار بند اور کمربستہ ہوں اور ہندوستان ابھی تک اپنی آزادی کا منتظر اور اس کے لئے ملتجی ہو؟.... وسعت اور آبادی کے علاوہ چین باقی ہر لحاظ سے آج ہندوستان سے کوسوں پیچھے ہے ... پھر کیا وجہ ہے کہ چین تو آج دنیا کی بڑی طاقتوں میں شمار ہوتا ہے اور ہندوستان کی گنتی میں نہیں؟ کیا اس کی صرف یہی وجہ نہیں کہ چین آزاد ہے اور ہندوستان غیر آزاد۔ لیکن یہ حالت اب دیر تک قائم نہیں رہ سکتی۔ ہندوستان بیدار ہو چکا ہے اور آزاد ہو کر رہے گا۔ مملکت کے اندر رہ کر اگر آپ سب کو یہ منظور ہو اور مملکت کو ترک کر کے اگر آپ اس کے لئے کوئی اور رستہ نہ چھوڑیں" (تحدیث نعمت)

اس بیان سے پریس میں خاصی ہلچل ہوئی۔ برطانوی وزراء نے بھی گہری دلچسپی ظاہر کی۔ پنڈت نہرو نے خراج تحسین پیش کرتے ہوئے کہا کہ چوہدری صاحب نے تو ہم سے بھی کھل کر آزادی کی بات کی ہے اور چوہدری صاحب ابھی لندن میں ہی تھے کہ آپ کو بصیغہ راز پتہ چلا کہ لارڈ ویول وائسرائے ہند کو مشورہ کے لئے لندن بلایا گیا ہے۔

حضرت چوہدری صاحب فرماتے ہیں "میں نے اللہ تعالیٰ کی حمد کی کہ اس نے اس عاجز کی حقیر کوشش کو نوازا اور اسے پر اثر بنایا چنانچہ لارڈ ویول لندن تشریف لائے اور ہندوستان کی آئینی جدوجہد کا آخری مرحلہ شروع ہو گیا۔

(تحدیث نعمت)

لارڈ ویول ابھی انگلستان میں وزیر اعظم چرچل اور وزیر ہند اور دوسرے وزراء سے مشورہ وغیرہ میں مصروف تھے کہ حضرت چوہدری صاحب بھی دوبارہ انگلستان تشریف لے گئے۔ آپ کا یہ نجی نوعیت کا دورہ تھا تاہم آپ کی انگلستان میں موجودگی سے ہندوستان کی آزادی کے مسئلہ میں اچھی پیش رفت ہوئی۔ جس کا ذکر ہندوستان ٹائمز (45-5-19) اور لندن ٹائمز میں بڑے اچھے رنگ میں کیا گیا۔ حضرت چوہدری صاحب کی ان خدمات کو ملکی پریس نے بھی بہت اچھے الفاظ میں خراج تحسین پیش کیا اخبار انقلاب 45-2-22 نے سر ظفر اللہ کی صاف گوئی کے عنوان سے اپنے اداریہ میں اسی طرح اخبار احسان 23 فروری 1945ء اخبار پیام حیدر آباد دکن 22 فروری 1945ء میں حضرت چوہدری صاحب کی غیر معمولی خدمات کی تعریف کی گئی۔ غیر مسلم پریس بھی اس معاملہ میں پیچھے نہ رہا اور "پربھات" "ویر بھارت" "پرتاپ" "ریاست" "پریت لڑی" نے بڑے شاندار طریق پر اس بیان پر تبصرہ کیا۔

ایک اچھی بات

چاہئے کہ ہم کسی کو اپنا ذاتی دشمن نہ سمجھیں اور اس کینہ توزی کی عادت کو بالکل ترک کر دیں۔

لارڈ ویول وائسرائے ہند نے انگلستان سے واپس آ کر اپنی ایک نشری تقریر میں آزادی کے منصوبہ کا اعلان کرتے ہوئے کہا

"... میں ملک معظم کی طرف سے پورے اختیارات کے ساتھ یہ تجویز پیش کرتا ہوں کہ ہندوستان کی نظم سیاسی جماعتوں کے نمائندوں پر مشتمل نئی انتظامیہ کونسل بنانے کے لئے میں سیاسی جماعتوں کے رہنماؤں کو دعوت دوں گا کہ وہ اپنے مشوروں سے مجھے مستفید کریں ... انتظامیہ کونسل قریباً مکمل طور پر ہندوستانی ہوگی ... اس عارضی گورنمنٹ کے قیام کا ہندوستان کے قطعی و آئینی تصفیہ پر کسی طرح بھی اثر نہ پڑے گا۔ نئی کونسل کا بڑا کام یہ ہوگا کہ (1) جاپان کے خلاف پوری طاقت سے جنگ لڑی جائے تاکہ اسے شکست ہو جائے۔ (2) برطانوی ہند کی حکومت کے کام کو ... چلایا جائے (3) یہ غور کیا جائے کہ کن ذرائع کو اختیار کرنے سے ہندوستانی پارٹیاں باہم افہام و تفہیم کر سکتی ہیں میری رائے میں یہ کام بہت اہم ہے۔ میں یہ بات برملا یہاں بیان کرنا چاہتا ہوں کہ ان تجاویز سے ملک معظم کی حکومت کا مقصد ہندوستانی لیڈروں کے سمجھوتہ کو ممکن بنانا ہے۔

اپنی تقریر کے آخر میں آپ نے کہا کہ ہمارے سامنے بہت سے نشیب و فراز ہیں۔ ہمیں معاف کرو اور بھول جاؤ کے سنہری اصول پر عمل کرنا پڑے گا۔

(نشری تقریر بحوالہ الفضل 16 جون 1945ء)

یہ امر بہت ہی تعجب خیز اور حیران کن ہے کہ طویل صبر آزما جدوجہد اور قربانیوں کے بعد آزادی کی منزل سامنے نظر آنے لگی تو ہندوستان کی دونوں بڑی جماعتوں نے اس پیشکش کو ناقابل قبول قرار دے دیا۔ اور بظاہر یوں نظر آنے لگا کہ آزادی کی منزل قریب آنے کے بعد پھر پہلے کی طرح دور ہو گئی ہے۔ قومی آزادی کے اس انتہائی اہم موڑ پر حضرت صاحب نے آزادی کا فلسفہ اور اس کی اہمیت بیان کرتے ہوئے اپنے ایک نہایت موثر خطاب میں فرمایا...

"... دو سو سال سے ہندوستان غلامی کی زندگی بسر کرتا چلا آیا ہے اور یہ ایک ایسی خطرناک بات ہے جو انسانی جسم کو کپکپا دیتی ہے۔ بے شک بعض لوگ ایسے اعلیٰ اخلاق کے مالک ہوتے ہیں کہ خواہ انہیں قید خانوں کے اندر رکھا جائے تب بھی وہ آزاد ہوتے ہیں۔ غلامی ان کے قریب بھی نہیں آتی مگر بیشتر حصہ بنی نوع انسان کا ایسا ہی ہوتا ہے جو ظاہری غلامی کے ساتھ دلی غلام بھی بن جاتا ہے۔ ہم ہندوستان میں روزانہ اس قسم کے نظارے دیکھتے ہیں جو اس غلامی کا ثبوت ہوتے ہیں جو ہندوستانیوں کے قلوب میں پائی جاتی ہے ...ہندوستان کے لوگوں کی یہ حالت جو بیان کی گئی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہے اس میں اعلیٰ اخلاق کے لوگ شامل ہیں ان لوگوں کی تو یہ حالت ہوتی ہے کہ خواہ وہ صلیب پر لٹک رہے ہوں یا جیل خانوں میں بند ہوں تب بھی وہ آزاد ہوتے ہیں کیونکہ اصلی آزادی جسم کی آزادی نہیں بلکہ دل کی آزادی ہے.... جب تک ہندوستان کے عوام الناس کو ہم آزادی کی روح سے آشنا نہیں کرلیتے۔ جب تک ہندوستان کے مزدوروں کو ہم آزادی کی روح سے آشنا نہیں کر لیتے۔ جب تک ہندوستان کے زمینداروں کو ہم آزادی کی روح سے آشنا نہیں کرلیتے اور جب تک ہم ان میں بیداری اور حرکت پیدا نہیں کر لیتے اس وقت تک نہ ہندوستان آزاد ہو سکتا ہے نہ ہندوستان حقیقی معنوں میں کام کر سکتا ہے ... جس دن ہندوستانیوں کے ذہن سے یہ نکل جائے کہ ہم غلام ہیں۔ جس دن ہندوستانیوں کے ذہن سے غلامی کا احساس نکل جائے اس دن ان میں تعلیم بھی آجائے گی۔ ان میں جرات اور دلیری بھی پیدا ہو جائے گی اور ان میں قربانی و ایثار کی روح بھی رونما ہو جائے گی۔

یہاں چالیس کروڑ انسان غلامی میں مبتلا ہے۔ چالیس کروڑ انسان کی ذہنیت نہایت خطرناک حالت میں بدل چکی ہے۔ نسلاً بعد نسلٍ وہ ذلت اور رسوائی کے گڑھے میں گرتے چلے جاتے ہیں وہ انگریز جس نے ہندوستان پر قبضہ کیا ہوا ہے وہ ہندوستان کو آزادی دینے کا اعلان کر رہا ہے لیکن سیاسی لیڈر آپس میں لڑ رہے ہیں کہ تمہارے اتنے ممبر ہونے چاہئیں اور ہمارے اتنے ... ہم ایک قلیل جماعت ہیں اور ہم ان حالات کو دیکھنے کے باوجود کچھ نہیں کرسکتے لیکن ہماری جماعت یہ دعا ضرور کر سکتی ہے کہ اے خدا خواہ مسلمان لیڈر ہوں یا ہندو تو ان کی آنکھیں کھول اور انہیں اس بات کی توفیق عطا فرما کہ وہ ہندوستان کے چالیس کروڑ غلاموں کی زنجیریں کاٹنے کے لئے تیار ہو جائیں کیونکہ یہ نہ صرف ہمارے لئے مفید ہے بلکہ آئندہ دنیا کے امن کے لئے بھی مفید ہے ... وہ وائسرائے جو انگلستان کی طرف سے ہندوستان پر حکومت کرنے کے لئے آیا ہوا ہے وہ کہتا ہے کہ میں ہندوستان کو آزاد کرتا ہوں۔ انگلستان کا صناع جو ہندوستان کو لوٹ کر اپنی صنعت کو فروغ دے رہا ہے وہ کہتا ہے کہ میں ہندوستان کو آزاد کرنے کے لئے تیار ہوں۔ انگلستان کی وہ ٹوری گورنمنٹ جو ہندوستان پر ہمیشہ جبری حکومت کے لئے کوشش کرتی چلی آئی ہے وہ کہتی ہے کہ میں ہندوستان کو آزادی دینے کے لئے تیار ہوں۔ انگلستان کی لیبر پارٹی ... اعلان کر رہی ہے کہ ہم ہندوستان کو آزادی دینے کے لئے تیار ہیں۔ انگلستان کے پریس کا بیشتر حصہ ... شور مچا رہا ہے کہ ہندوستان کو آزادی دے دی جائے۔ امریکہ اور فرانس اور بعض دوسرے ممالک جن کا براہ راست ہندوستان سے کوئی واسطہ نہیں وہ بھی شور مچا رہے ہیں کہ ہندوستان کو آزادی دے دی جائے لیکن اگر انگلستان ہندوستان کو آزادی دینے کے لئے تیار ہے تو ہندوستان کے بعض اپنے سپوت آزادی لینے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ پس ان دنوں میں اللہ تعالیٰ سے خاص دعائیں کرو کہ جن لوگوں کے ہاتھ میں یہ معاملات ہیں اللہ تعالیٰ انہیں اس بات کی توفیق عطا فرمائے کہ وہ راہ راست پر آجائیں اور ہندوستانی غلاموں کی زنجیروں کو کاٹ کر وہ ہندوستان کو اعلیٰ مقام پر پہنچانے والے ہیں۔

(الفضل 23 جون 1945ء)

اس خطبہ پر تبصرہ کرتے ہوئے مشہور معاند احمدیت مولوی ثناء اللہ امرتسری نے اپنے اخبار "اہلحدیث" میں لکھا یہ الفاظ جس جرات ... کا ثبوت دے رہے ہیں کانگریسی تقریروں میں اس سے زیادہ نہیں ملتے۔ چالیس کروڑ ہندوستانیوں کو غلامی سے آزاد کرانے کا ولولہ جس قدر خلیفہ جی کی اس تقریر میں پایا جاتا ہے وہ گاندھی جی کی تقریر میں بھی نہیں ملے گا۔

(6 جولائی 1945ء)

معرکۃ الآراء خطبہ اور اس کا انگریزی ترجمہ جناب شیخ رحمت اللہ صاحب شاکر نمائندہ الفضل نے کانگریس اور لیگ کے تمام بڑے بڑے لیڈروں کو جو اس وقت شملہ کانفرنس کے لئے وہاں جمع تھے پہنچایا اور اس طرح ہندوستانی رہنماؤں کو (حضرت صاحب) کے جذبات اور بر وقت مشوروں سے آگاہی ہوئی۔

اس مرحلہ پر یہ امر بھی بہت عجیب معلوم ہوتا ہے کہ شملہ کانفرنس اس وجہ سے ہی ناکام ہو گئی کہ کانگریس مسلم لیگ کو مسلمانوں کی واحد نمائندہ جماعت ماننے پر تیار نہیں تھی اور مسلم لیگ بھی غیر لیگی مسلمانوں کی ایگزیکٹو کونسل میں شمولیت کو ماننے کے لئے تیار نہیں تھی۔ شملہ کانفرنس میں قائداعظم نے ملک میں انتخابات کرانے کا مطالبہ کیا لارڈ ویول نے اس کانفرنس میں تو اس مطالبہ کو تسلیم نہ کیا تاہم واپس انگلستان جا کر وہاں کی نئی لیبر حکومت سے مشورہ کے بعد مرکزی اور صوبائی مجالس قانون ساز کے انتخاب کا اعلان کر دیا۔

ان حالات میں انتخابات کی اہمیت بہت زیادہ تھی کیونکہ انہی کے نتائج پر ہندوستان کی آزادی اور پاکستان کے قیام یا مسلم لیگ کی حیثیت کا تعین و اظہار ہونا تھا۔ اس اہمیت کو بیان کرتے ہوئے قائداعظم نے ہندوستان کے مسلمانوں کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا۔

"موجودہ حالات میں انتخابات کو خاص اہمیت حاصل ہے ... ہم رائے دہندگان کی اس امر کے بارے میں رائے دریافت کرنا چاہتے ہیں کہ کیا وہ پاکستان چاہتے ہیں یا ہندو راج کے ماتحت رہنا چاہتے ہیں ... مجھے معلوم ہے کہ ہمارے خلاف بعض طاقتیں کام کر رہی ہیں اور کانگریس ارادہ کئے بیٹھی ہے کہ ہماری صفوں کو ان مسلمانوں کی امداد سے پریشان کر دیا جائے جو ہمارے ساتھ نہیں ہیں۔ مجھے افسوس ہے کہ وہ مسلمان ہمارے ساتھ نہیں ہیں بلکہ ہمارے دشمنوں کے ساتھ ہیں۔ یہ مسلمان ہمارے خلاف مسلمانوں کو گمراہ کرنے کے کام میں بطور کارندے استعمال کئے جا رہے ہیں۔ یہ مسلمان سدھائے ہوئے پرندے ہیں۔ یہ صرف شکل و صورت کے اعتبار سے ہی مسلمان ہیں...

(اخبار انقلاب لاہور 18۔ اکتوبر بحوالہ تاریخ احمدیت جلد 10 ص 270

برصغیر ہندوپاک میں حب الوطنی اور قومی مفاد کو ترجیح دینے کا ایسا مرحلہ پہلے کبھی کم ہی آیا ہوگا۔ یہ انتخابات مسلمانوں کی قسمت اور صدیوں تک ان کی بہتری یا اس کے برعکس اثر انداز ہونے والے تھے۔ حضرت امام جماعت احمدیہ نے جن کی قومی فلاح و بہبود سے دلچسپی اور ہمدردی ہر مرحلہ پر ظاہر ہوتی رہی اس موقع پر بھی واشگاف الفاظ میں مسلم لیگ کے موقف کو درست اور مسلم بہتری کا ضامن قرار دیتے ہوئے جماعت کو تاکید فرمائی کہ وہ آئندہ انتخابات میں مسلم لیگ کو ہی ووٹ دیں اور اسے کامیابی سے ہمکنار کرنے کے لئے ہر ممکن ذریعہ استعمال میں لائیں۔ اس سلسلہ میں آپ نے اپنے ایک مفصل بیان میں کانگریس اور لیگ کے موقف کا موازنہ کرتے ہوئے آخر میں فرمایا۔

"جو صورت حال میں نے اوپر بیان کی ہے اس کو مد نظر رکھتے ہوئے میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ آئندہ الیکشنوں میں ہر احمدی کو مسلم لیگ ... کی تائید کرنی چاہئے تا انتخاب کے بعد مسلم لیگ بلاخوف تردید کانگریس سے یہ کہہ سکے کہ وہ مسلمانوں کی نمائندہ ہے اگر ہم اور دوسری مسلم جماعتیں ایسا نہ کریں گی تو مسلمانوں کی سیاسی حیثیت کمزور ہو جائے گی اور ہندوستان کے آئندہ نظام میں ان کی آواز بے اثر ثابت ہو گی۔"

(الفضل 22۔ اکتوبر 1945ء)

وقت کے اس اہم تقاضہ کی طرف مزید توجہ دلاتے اور تاکید کرتے ہوئے آپ فرماتے ہیں۔

".... تمام صوبہ جات کے احمدیوں کو مشورہ دیتا ہوں کہ وہ اپنی اپنی جگہ پر پورے زور اور قوت کے ساتھ آئندہ انتخابات میں مسلم لیگ کی مدد کریں اس طرح کہ:

(1) جس قدر احمدیوں کے ووٹ ہیں وہ اپنے حلقہ کے مسلم لیگی امیدوار کو دیں۔

(2) میرا تجربہ ہے کہ احمدیوں کی نیکی اور تقویٰ اور سچائی کی وجہ سے بہت سے غیر از جماعت بھی ان کے کہنے پر ووٹ دیتے ہیں پس میری خواہش ہے کہ نہ صرف یہ کہ.... تمام احمدی اپنے ووٹ مسلم لیگ کو دیں بلکہ جو لوگ ان کے زیر اثر ہیں ان کے ووٹ بھی مسلم لیگ والوں کو دلائیں۔

(3) ہماری جماعت چونکہ اعلیٰ درجہ کی منظم ہے اور قربانی اور ایثار کا مادہ ان میں پایا جاتا ہے اور جب وہ عزم سے کام کرتے ہیں تو حیرت انگیز طور پر دلوں کو ہلا دیتے ہیں۔ ہر احمدی سے یہ بھی خواہش کرتا ہوں کہ وہ اپنے ... علاقہ کے ہر مسلمان کو مسلم لیگ کے حق میں ووٹ دینے کی تلقین کرے اور اس قدر زور لگائے کہ اس کے حلقہ اثر میں مسلم لیگی امیدوار کی کامیابی یقینی ہو... تمام جگھوں پر مسلم لیگ کے کارکنوں کو یہ محسوس ہو جائے کہ گویا احمدی یہ سمجھ رہے ہیں کہ مسلم لیگ کا امیدوار کھڑا نہیں ہوا کوئی احمدی امیدوار کھڑا ہوا ہے...

(الفضل 22۔ اکتوبر 1945ء)

حضرت صاحب کے مذکورہ بالا بیان کو درج کرنے کے بعد مشہور مورخ سید رئیس احمد جعفری اپنی کتاب "قائد اعظم اور ان کا عہد" میں بڑے چبھتے ہوئے انداز میں لکھتے ہیں۔

"مسلم قوم کی مرکزیت' پاکستان' یعنی آزاد اسلامی حکومت کے قیام کی تائید۔ مسلمانوں کے پاس انگیز مستقبل پر تشویش۔ عامۃ المسلمین کی صلاح' فلاح و نجاح و کرم کی کامیابی' تفریق بین المسلمین کے خلاف برہمی اور غصہ کا اظہار کون کر رہا ہے؟ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر اور جماعت حزب اللہ کا داعی اور امام الہند؟ نہیں! پھر کیا جانشین شیخ الہند اور دیوبند کا شیخ الحدیث؟ وہ بھی نہیں! پھر کون؟ وہ لوگ جن کے خلاف کفر کے فتووں کا پشتارہ موجود ہے۔ جن کی نامسلمانی کا چرچا گھر گھر ہے جن کا ایمان۔ جن کا عقیدہ مشکوک' مشتبہ اور محل نظر ہے کیا خوب کہا ہے ایک شاعر نے

کامل اس فرقہ زہاد سے اٹھا نہ کوئی
کچھ ہوئے تو یہی رندان قدح خوار ہوئے

(قائداعظم اور ان کا عہد ص 421' 422

حضرت صاحب کا مندرجہ ذیل خط جو ایک احمدی کے استفسار کے جواب میں لکھا گیا تھا۔ قائداعظم کی طرف سے پریس میں بھجوایا گیا۔

"آپ کو موجودہ انتخابات میں مسلم لیگ کی حمایت کرنی چاہئے۔ جس طرح بھی ممکن ہو مسلم لیگ سے تعاون کریں اور مسلم لیگ کی ہر ممکن مدد کریں۔ مسلمانوں کو موجودہ بحران میں ایک متحدہ محاذ کی شدید ضرورت ہے۔ اگر ان کے اختلافات موجود ہے تو صدیوں تک ان کے برے اثرات کا خمیازہ بھگتنا پڑے گا"

خدا تعالیٰ کے فضل سے ہندو اور ان کے وظیفہ خوار سدھائے ہوئے پرندوں کی خواہشات اور کوششوں کے برعکس مسلم لیگ کو غیر معمولی کامیابی حاصل ہوئی اور قیام پاکستان کے رستہ کی ایک بہت بڑی روک دور ہو گئی

اس مقام پر قائداعظم کے معتمد ساتھی رفیق کار پرانے مسلم لیگی سردار شوکت حیات کا وہ بیان جو انہوں نے اپنی کتاب

The Nation that Lost its Soul - p147

میں تحریر کیا ہے خالی از دلچسپی نہ ہو گا وہ لکھتے ہیں کہ میں پنجاب بھر میں مسلم لیگ کے جلسے کر رہا تھا

جب میں ایسے ہی ایک جلسہ کے لئے بٹالہ پہنچا تو مجھے قائد اعظم کا پیغام ملا کہ تم بٹالہ جا رہے ہو قادیان وہاں سے چند میل کے فاصلہ پر ہے تم وہاں جا کر حضرت صاحب کو میری طرف سے دعا کی درخواست کرو اور پاکستان کے قیام کے سلسلہ میں مدد کرنے کو کہو۔

سردار صاحب کہتے ہیں کہ میں آدھی رات کے بعد جبکہ حضرت صاحب آرام کرنے کے لئے اپنے کمرے میں جا چکے تھے قادیان پہنچا تاہم میری طرف سے یہ اطلاع ملنے پر کہ میں قائد اعظم کا پیغام لے کر آیا ہوں آپ فوراً نیچے تشریف لے آئے اور پوچھا کہ قائد کا کیا حکم ہے۔ میرے بتانے پر آپ نے فرمایا کہ آپ میری طرف سے قائد کو بتا دیں کہ جماعت احمدیہ شروع سے ہی ان کے عظیم مقصد سے ہمدردی رکھتی ہے اور یہ کہ میں پہلے ہی اس مقصد کے لئے دعا کر رہا ہوں اور آئندہ بھی دعا کرتا رہوں گا اور میں جماعت کو مسلم لیگ کی مکمل حمایت کی تاکید کر چکا ہوں۔ اس کتاب کے اسی صفحہ پر یہ گواہی بھی درج ہے کہ وہ قائد اعظم کا پیغام لے کر مولانا مودودی کے پاس پٹھانکوٹ بھی گئے، مگر مولانا نے بڑی سرد مہری سے قائد اعظم کی خواہش کو رد کرتے ہوئے فرمایا کہ میں "ناپاکستان" کے لئے دعا اور اس مقصد کے لئے مدد کیسے کر سکتا ہوں؟

مضمون لمبا ہوتا جا رہا ہے اس لئے قیام پاکستان کے سلسلہ میں جماعتی خدمات کے بہت سے کارہائے نمایاں کا ذکر نہیں کیا جا سکتا تاہم تاریخ پاکستان کا ہر طالب علم بخوبی جانتا ہے کہ جب مطالبہ پاکستان کی جڑ کاٹنے کے لئے اور مسلمانوں کی تعداد کم کرنے کے لئے آریوں کی طرف سے شدھی کی خوفناک تحریک چلائی گئی تو اس کا کامیاب مقابلہ جماعت احمدیہ نے ہی کیا اور عملاً اگر کسی جماعت نے اپنی قوم کی عددی طاقت میں اضافہ کیا تو وہ ہماری جماعت ہی تھی۔ مسلم لیگ کے ابتدائی زمانہ میں جب بھی کوئی مالی تنگی پیش آئی تو حضرت امام جماعت احمدیہ نے مسلم لیگ کی مدد کی۔ ایک زمانہ میں جب مسلم لیگ میں اختلاف پیدا کرنے کی کوشش کی گئی اور شفیع لیگ اور جناح لیگ کے نام سے دو الگ الگ جماعتیں بن گئیں تو ان کے اختلاف کو دور کرانے اور شفیع جناح صلح کرانے میں حضرت مفتی محمد صادق صاحب نے امام جماعت احمدیہ کے ذاتی نمائندہ کے طور پر اہم خدمات سرانجام دیں۔ مسلم لیگ کی رکنیت کے متعلق بعض مخصوص مفادات کے لوگوں نے رخنہ اندازی کی کوشش کی تو مسلم لیگ کی رکنیت کے لئے جو لچکدار مگر جامع اور مکمل تعریف نمبر 27 میں حضرت امام جماعت احمدیہ نے پیش فرمائی ہے اس سے لیگ مسلمانوں کی نمائندہ جماعت بن کر ابھری۔ قائد اعظم دوسری گول میز کانفرنس کی ناکامی کے بعد بددل ہو کر لندن میں ہی رہ پڑے۔ اس بحران کو دور کرنے میں جہاں اور لوگوں نے حصہ لیا وہاں حضرت امام جماعت احمدیہ کے ایماء پر حضرت مولوی عبدالرحیم صاحب درد (امام بیت الفضل) نے مسلسل پیہم کوشش کر کے قائد اعظم کو ہندوستان واپسی پر آمادہ کیا اور قائد اعظم نے اپنی سیاسی زندگی کے اس دور کا آغاز احمدیہ جماعت کے مرکز میں "ہندوستان کا مستقبل" پر تقریر کر کے کیا۔

قیام پاکستان کے آخری مراحل میں سر خضر حیات کی قیادت میں پنجاب کی حکومت قائم تھی۔ اگر سر خضر حیات مستعفی ہو کر مسلم لیگ وزارت کے لئے رستہ ہموار نہ کرتے تو مسلم اکثریت کا سب سے بڑا صوبہ پاکستان سے باہر رہ جاتا بلکہ اصولی طور پر پاکستان کا قائم ہی ممکن نہ ہوتا۔ حضرت چوہدری محمد ظفراللہ خان صاحب کی کوشش سے یہ غیر معمولی کارنامہ ظہور پذیر ہوا کہ خضر حیات نے استعفیٰ دے کر مسلم لیگ وزارت کے قیام کا رستہ ہموار کیا۔ تقسیم پنجاب کے سلسلہ میں ریڈ کلف ایوارڈ میں مسلم لیگ کا مقدمہ حضرت چوہدری صاحب نے نہایت کامیابی سے لڑا۔ حضرت امام جماعت احمدیہ نے اس موقعہ پر جو گرانقدر خدمات سرانجام دیں ان کی عظمت و اہمیت وقت گزرنے اور تعصب کے گرد و غبار چھٹ جانے کی صورت میں اپنے وقت پر ظاہر ہوں گی۔ سب سے آخر میں مگر اہمیت کے لحاظ سے بہت اہم۔ حضرت صاحب کی وہ یادگار خدمات ہیں جو آپ نے دہلی میں قیام کر کے اس زمانہ کے تمام ہندو مسلم امیدواروں سے خود مل کر ان کو آزادی کے منصوبہ کو ماننے اور افہام و تفہیم کی فضا پیدا کرنے کی تلقین کرنے کی صورت میں انجام دیں۔ حضرت صاحب کی ان کوششوں کو سر آغا خاں اور دوسرے تمام ہمدرد اور بہی خواہوں نے بڑی قدر کی نظر سے دیکھا اور خدا تعالیٰ کے فضل سے ایک مسلم آزاد مملکت پاکستان کا قیام عمل میں آیا۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں۔

گناہ ایک ایسا کیڑا ہے جو انسان کے خون میں ملا ہوا ہے۔ مگر اس کا علاج استغفار سے ہی ہو سکتا ہے۔ استغفار کیا ہے یہی کہ جو گناہ صادر ہو چکے ہیں ان کے بد ثمرات سے خدا تعالیٰ محفوظ رکھے۔ اور جو ابھی صادر نہیں ہوئے اور وہ بالقوہ انسان میں موجود ہیں ان کے صدور کا وقت ہی نہ آوے۔ اور اندر ہی اندر وہ جل بھن کر راکھ ہو جاویں۔ یہ وقت بڑے خوف کا ہے اس لئے توبہ اور استغفار میں مصروف رہو۔ اور اپنے نفس کا مطالعہ کرتے رہو۔ ہر مذہب و ملت کے لوگ اور اہل کتاب مانتے ہیں کہ صدقات و خیرات سے عذاب ٹل جاتا ہے مگر قبل از نزول عذاب۔ مگر جب عذاب نازل ہو جاتا ہے تو ہرگز نہیں ٹلتا۔ پس تم ابھی سے استغفار کرو۔ اور توبہ میں لگ جاؤ۔ تا تمہاری باری ہی نہ آوے۔ اور اللہ تعالیٰ تمہاری حفاظت کرے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فضل احمد مجوکہ مربی سلسلہ

قائد اعظم کے ارشادات

پاکستان کے پہلے یوم آزادی 14۔اگست 1947ء کے یادگار موقع پر بانی پاکستان قائد اعظم محمد علی جناح نے قوم کے نام ایک خصوصی پیغام تہنیت جاری کیا۔ جو اخبارات میں شائع ہونے کے علاوہ ریڈیو پاکستان کے لاہور، پشاور اور ڈھاکہ سٹیشنوں سے بھی نشر کیا گیا۔

قائد اعظم کے اس پیغام تہنیت کا اردو ترجمہ سید انصار ناصری کی کتاب "پاکستان زندہ باد" سے پیش کیا جا رہا ہے۔

"اہالیان پاکستان! میں انتہائی مسرت اور قلبی احساس کے ساتھ آپ سب کی خدمت میں تہنیت پیش کرتا ہوں۔ 14۔اگست ہماری آزاد و خود مختار مملکت، پاکستان کے وجود میں آنے کا دن ہے۔ یہ مسلم قوم کی تقدیر کی بر آوری کا دن ہے۔ جس نے اپنا آزاد وطن حاصل کرنے کے لئے گزشتہ کئی برسوں میں بڑی بڑی قربانیاں دی ہیں۔ اس انتہائی اہم ساعت میں، میرا دل ہماری جنگ آزادی کے ان دلیر مجاہدوں کی یاد سے پر ہے۔ جنہوں نے پاکستان کو ایک زندہ حقیقت بنانے کے لئے اپنا سب کچھ۔ اپنی جانیں تک نثار کر دیں۔ میں انہیں یقین دلاتا ہوں کہ پاکستان ہمیشہ ان کا ممنون احسان رہے گا اور قوم ان ساتھیوں کو جو اب ہم میں نہیں رہے ہمیشہ دل سے یاد رکھے گی۔

"اس نئی مملکت کے قائم ہو جانے سے، پاکستان کے شہریوں پر زبردست ذمہ داری عائد ہوتی ہے انہیں اب یہ موقع حاصل ہوا ہے کہ دنیا کو ثابت کر کے دکھا دیں کہ کس طرح ایک ایسی قوم جو مختلف عناصر پر مشتمل ہے۔ آپس میں مل جل کر صلح و آشتی کے ساتھ رہتی ہے۔ اور مذہب اور ذات پات کا امتیاز کئے بغیر اپنے تمام شہریوں کی یکساں فلاح و بہبود کے لئے کام کرتی ہے۔

"ہمارا مطمح نظر امن ہونا چاہئے اندرون ملک بھی اور بیرون ملک بھی ہم صلح اور سلامتی کے ساتھ رہنا چاہتے ہیں اور اپنے پڑوسیوں کے ساتھ اور ساری دنیا کے ساتھ خوشگوار اور دوستانہ تعلقات رکھنا چاہتے ہیں۔ ہم کسی کے خلاف جارحانہ عزائم نہیں رکھتے۔ ہم اقوام متحدہ کے منشور کے پابند ہیں اور عالمی امن اور خوشحالی کے فروغ کے لئے خوش دلی کے ساتھ بساط بھر کوشاں رہیں گے۔

"ہندوستان کے مسلمانوں نے دنیا کو دکھا دیا ہے کہ وہ ایک متحد قوم ہیں ان کے مقاصد اور مطالبے، حق اور انصاف پر مبنی ہیں جنہیں ہرگز رد نہیں کیا جا سکتا۔

آیئے آج کے دن ہم عاجزی کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی بخشی ہوئی نعمتوں کا شکر بجا لائیں اور دعا کریں کہ وہ ہمیں ان کا اہل ثابت ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ آج کا دن ہماری قومی تاریخ کی تلخیوں سے بھرپور دور کے اختتام کا اور ایک نئے، شان دار اور پروقار عہد کے آغاز کا دن ہے۔

ہمیں چاہئے کہ ہم اپنے قول و عمل اور طرز فکر سے اقلیتوں پر یہ ثابت کر دیں کہ جب تک وہ ان فرائض اور ذمہ داریوں کو ادا کرتے رہیں گے جو ان پر پاکستان کے وفادار شہریوں کی حیثیت سے عائد ہیں، انہیں کسی قسم کا خوف و خطر نہیں ہونا چاہئے۔

"اپنی سرحدوں کے حریت پسند قبائل اور سرحدوں سے پار کی مملکتوں کے باشندوں کی خدمت میں ہم تہنیت پیش کرتے ہیں اور انہیں یقین دلاتے ہیں کہ پاکستان ہمیشہ ان کا احترام کرتا رہے گا اور قیام امن کے سلسلے میں ان کے ساتھ ہمیشہ دوستانہ تعاون کرتا رہے گا۔ ہم چاہتے ہیں کہ ہم خود باعزت طور پر زندگی بسر کریں اور دوسروں کو بھی باعزت طور پر زندگی بسر کرنے دیں۔ اس کے علاوہ ہماری کوئی تمنا نہیں ہے"

"آج جمعۃ الوداع ہے رمضان کے مبارک مہینے کا آخری جمعہ۔ آج کا دن ہم سب کے لئے۔ اس برصغیر کے ہی نہیں بلکہ ساری دنیا کے مسلمانوں کے لئے شادمانی کا دن ہے ہمیں چاہئے کہ آج کے دن تمام مساجد میں ہزاروں مسلمان مجتمع ہوں اور قادر مطلق کے حضور عاجزی اور انکساری کے ساتھ سربسجود ہو کر اس کی بخششوں اور ابدی رحمتوں کا شکر بجا لائیں اور دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ پاکستان کو ایک عظیم مملکت بنانے کے لئے اور ہمیں اس کے اہل شہری بننے کے لئے اپنی ہدایت اور نصرت سے سرفراز فرمائے"

"آخر میں میرے عزیز ہم وطنو! میں آپ کو بتانا چاہتا ہوں کہ پاکستان کی سرزمین عظیم وسائل سے مالا مال ہے۔ لیکن اسے ایک ایسا ملک بنانے کے لئے، جو ہر طرح سے مسلم قوم کے شایان شان ہو، ہمیں اپنی ساری قوتوں کی آخری رمق تک بروئے کار لانی ہو گی۔ اور مجھے بھروسہ ہے کہ آپ سب لوگ دل و جان سے اس کے لئے آمادہ ہوں گے۔ پاکستان زندہ باد"

(قوم کے نام قائد اعظم محمد علی جناح بانی پاکستان کا پیغام تہنیت جمعۃ الوداع 1366ھ، 15۔اگست 1947ء)

12 جولائی 1947ء کو قائد اعظم نے پاکستان

باقی صفحہ 6 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ:- مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر مع ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز - ربوہ

مسل نمبر 30698 میں منظور فاطمہ بیوہ لطف خان قوم جوئیہ پیشہ خانہ داری عمر 69 سال بیعت 1954ء ساکن چک 152 شمالی سرگودھا بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ 95-12-7 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔1۔ ترکہ خاوند سے دو ایکڑ زرعی زمین واقع چک نمبر 152/ش ضلع سرگودھا مالیتی۔/40000 روپے۔2۔ رہائشی مکان برقبہ 20 مرلہ کا 1/8 حصہ واقع چک نمبر 152/ش ضلع سرگودھا ۔/8000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/3400 روپے ماہوار بصورت ٹھیکہ سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ منظور فاطمہ چک نمبر 152 شمالی P/O خاص ضلع سرگودھا گواہ شد نمبر1 حافظ احمد خان جوئیہ مربی سلسلہ وصیت نمبر 25636 پسر موصیہ گواہ شد نمبر2 محمد خان جوئیہ پسر موصی۔

مسل نمبر 30699 میں خلیل احمد باجوہ ولد بشیر احمد باجوہ قوم باجوہ پیشہ تعلیم عمر 27 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک 37/ج جنوبی ضلع سرگودھا حال ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ 96-5-17 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/830 روپے ماہوار بصورت وظیفہ از وقف جدید مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد خلیل احمد باجوہ معلمین کلاس سال دوئم ہوسٹل وقف جدید ربوہ گواہ شد نمبر1 بشیر احمد باجوہ والد موصی گواہ شد نمبر2 ناصر احمد وصیت نمبر 26040۔

مسل نمبر 30700 میں حمیدہ خانم بیوہ میجر منظور الحسن صاحب قوم قریشی پیشہ خانہ داری عمر 78 سال بیعت 1967ء ساکن راولپنڈی بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ 96-3-23 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔1۔ حق مہر وصول شدہ۔/5000 روپے۔2۔ پلاٹ برقبہ ایک کنال جناح کالونی ایبٹ آباد مالیتی۔/1000000 روپے۔ 3۔ زیورات طلائی وزنی 100 تولہ مالیتی۔/550000 روپے۔ 4۔ ڈیپازٹ سرٹیفکیٹ مالیتی۔/200000 روپے۔ 5۔ بینک میں رقم۔/150000 روپے۔ 6۔ ترکہ خاوند مکان نمبر A-63 ویسٹرج نمبر2 راولپنڈی مالیتی۔/2000000 روپے۔ 7۔ ترکہ خاوند ایک کنال پلاٹ واقع فضائیہ کالونی اسلام آباد مالیتی۔/1200000 روپے۔ 8۔ ترکہ خاوند مکان واقعہ محلہ دارالعلوم وسطی ربوہ مالیتی۔/150000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/1850+3500 روپے ماہوار بصورت پنشن و منافع از بینک مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ حمیدہ خانم بیوہ میجر منظور الحسن صاحب 283۔ مال روڈ راولپنڈی گواہ شد نمبر1 محمد مسعود الحسن نوری پسر موصیہ گواہ شد نمبر2 مقصود الحسن نوری پسر موصیہ۔

مسل نمبر 30701 میں بشارت احمد ولد عبدالحیٔ صابر قوم غنے جٹ پیشہ ملازمت عمر ساڑھے چونتیس سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن فلڈا جرمنی بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ 95-9-2 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/D M2200 ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد بشارت احمد فلڈا جرمنی گواہ شد نمبر1 خلیل احمد خالد ولد محمد عبداللہ صاحب فلڈا جرمنی گواہ شد نمبر2 چوہدری محمد اسماعیل ولد چوہدری خیر دین صاحب فلڈا جرمنی۔

خط وکتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں

بقیہ صفحہ 5

کے منتخب اور نامزد گورنر جنرل کی حیثیت سے اخباری نمائندوں کی ایک کانفرنس سے خطاب کیا۔ اس کانفرنس میں ملکی اور غیر ملکی صحافی کثیر تعداد میں تشریف لائے۔ یہ پریس کانفرنس قائد اعظم کی اپنی کوٹھی نمبر10 اورنگ زیب روڈ پر منعقد ہوئی۔

بعض ہندو صحافیوں کی جانب سے پاکستان میں ہندو اقلیتوں کے حقوق کے بارے میں یکے بعد دیگرے سوالات کئے گئے۔ قائد اعظم نے خندہ پیشانی سے ان کے سوالات کے جوابات دیئے۔

"پاکستان میں اقلیتی فرقوں کے لوگوں کو شہریت کے وہ تمام حقوق حاصل ہوں گے جو اکثریت فرقے کے لوگوں کو یعنی مسلمانوں کو حاصل ہوں گے۔ پاکستان میں اقلیتوں کے دین و مذہب' ان کی تہذیب و معاشرت اور ان کی عبادت گاہوں کا مکمل تحفظ کیا جائے گا۔ انہیں ہر لحاظ اور ہر اعتبار سے پاکستان کا معزز شہری سمجھا جائے گا۔ لیکن اس کے ساتھ اقلیتی فرقوں کے لوگوں کا بھی یہ فرض ہو گا کہ وہ حکومت وقت کے وفادار رہیں اور کسی بھی شکل میں حکومت کے اعتماد کو ضعف نہ پہنچائیں کوئی بھی حکومت نافرمان اقلیتوں کو برداشت نہیں کر سکتی۔ ہر شہری کے لئے یہ ازبس ضروری ہے کہ وہ اپنی اپنی حکومت کا وفادار رہے۔ ہندوستان کی اقلیت پر بھی یہی فرض عائد ہوتا ہے۔ ہم نے اقلیتوں کے حقوق کے بارے میں جو وعدے کئے ہیں انہیں حرف بہ حرف پورا کیا جائے گا۔ میں نے اس سلسلے میں جو کچھ پہلے کہا تھا وہ مجھے اچھی طرح یاد ہے اور میں جو کچھ اپنے منہ سے کہتا ہوں اس کا مطلب بھی اچھی طرح جانتا اور سمجھتا ہوں۔ پاکستان کی اقلیتیں حکومت کے معاملات میں پوری طرح حصہ لے سکیں گی۔ انہیں گھبرانے یا پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے"

ایک اور ہندو صحافی نے قائد اعظم سے سوال کیا کہ "کیا پاکستان میں حکومت الٰہیہ قائم کی جائے گی؟

قائد اعظم نے اس صحافی سے دریافت کیا کہ "حکومت الٰہیہ سے آپ کا کیا مطلب"؟ اس صحافی نے کہا۔ جناب ایک ایسی حکومت جو صرف ایک خاص طبقے کی حکومت ہو مثلاً مسلمان تو مکمل طور پر شہری تسلیم کئے جائیں اور انہیں شہریت کے جملہ حقوق بھی حاصل ہوں لیکن اقلیتوں کو وہ حقوق حاصل نہ ہوں۔ قائد اعظم کے لبوں پر ان کی مخصوص معنی خیز مسکراہٹ پھیل گئی اور انہوں نے کہا "ایسا معلوم ہوتا ہے کہ میں نے پاکستان کے اقلیتی فرقے کے بارے میں جو کچھ کہا تھا وہ آپ پر اسی طرح رائیگاں گیا جیسے میں نے کسی بطخ کی پیٹھ پر پانی پھینک دیا ہو مائی ڈیئر فرینڈ۔ ایسی تمام فضول باتوں کو اپنے دماغ سے نکال دیجئے۔ میں حکومت الٰہیہ کے اس مفہوم کو بھی نہیں سمجھا جو آپ کے ذہن میں ہے۔" اس پر ایک اور ہندو صحافی نے فقرہ چست کیا۔ جناب حکومت الٰہیہ کا مطلب ایسی حکومت ہے جو مولویوں کے مشورہ سے چلائی جائے قائد اعظم نے برجستہ جواب دیا "اور بھارت میں قائم ہونے والی اس حکومت کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے۔ جو پنڈتوں کے مشورے سے چلائی جائے گی۔ اس پر وہ دونوں صحافی ساکت ہو کر رہ گئے۔ قائد اعظم نے مزید فرمایا جب آپ جمہوریت کی باتیں کرتے ہیں تو مجھے ایسا محسوس ہوتا ہے کہ آپ نے اسلام کا قطعاً ذرا بھی مطالعہ نہیں کیا۔ آپ کو معلوم ہونا چاہئے کہ ہم لوگ آج سے تیرہ سو برس پہلے بھی جمہوریت کی عملی تربیت حاصل کر چکے ہیں۔

(پاکستان کے گورنر جنرل کی حیثیت سے قائد اعظم کی دہلی میں پہلی کانفرنس اور آخری پریس کانفرنس)

(بحوالہ "پاکستان زندہ باد" مصنف سید انصار ناصری)

شذرات۔

شاہ حسین شام کو آمادہ نہ کر سکے

گزشتہ دنوں اسرائیل کے وزیر اعظم مسٹر نیتن یاہو نے عمان آکر شاہ حسین سے ملاقات کی۔ خیال کیا جا رہا ہے کہ اس دورے کا مقصد شام کو اسرائیل کے ساتھ مذاکرات پر آمادہ کرنے کے لئے شاہ حسین کا تعاون حاصل کرنا تھا۔ لیکن حالات کا بتانا ہے کہ شاہ حسین شام کو اسرائیلی وزیر اعظم سے ملاقات کے بعد شام کے صدر حافظ الاسد سے ملاقات کی اس کے بعد انہوں نے کہا کہ مشرق وسطی میں امن کے مذاکرات میں تعطل کے بارے میں انہیں شام کے موقف میں کسی تبدیلی کا پتہ نہیں چلا۔ وائس آف امریکہ نے بتایا ہے کہ شاہ حسین نے شام کے صدر سے ملاقات کے دوران ان سے بات چیت کے ذریعے امن قائم کرنے کی اسرائیل وزیر اعظم کی تجویز پر غور کیا۔

ماضی میں اسرائیل کی سابق حکومت کے آں جہانی وزیر اعظم مسٹر رابین اور سابق وزیر اعظم شمعون پیریز کی کوششوں سے پہلے یاسر عرفات کے ساتھ کامیاب معاہدہ ہوا۔ فلسطینیوں کی خود مختار ریاست قائم ہو گئی۔ اس دوران اسرائیل نے اردن کے شاہ حسین سے بھی کامیاب مذاکرات کئے۔ اس کے بعد شام کے ساتھ مذاکرات مختلف وقفوں کے دوران ہوتے رہے۔ مگر اسرائیلی لیڈر شام کو اس کے موقف میں تبدیلی لانے میں ناکام رہے شام کا قطعی موقف یہ ہے کہ پہلے اسرائیل اس کے وہ علاقے خالی کرے جس میں اسرائیل نے 1967ء کی جنگ میں قبضہ کیا تھا۔ لیکن یہ علاقے خالی کرنے کا مطلب گویا اپنی شہ رگ شام کے حوالے کر دینا ہے اس لئے اسرائیل کے ماضی کے مصالحت پسند لیڈر اپنی ہر کوشش میں ناکام رہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

پاکستانی وقت کے مطابق

منگل 13- اگست 1996ء

12-00 (رات) اردو کلاس حضرت صاحب کے ساتھ
1-00 دینی تعلیمات- روحانی خزائن
1-30 ...اصول کی فلاسفی
2-00 ترجمہ کلام الٰہی کلاس- از حضرت امام جماعت احمدیہ 96-8-12 (دوبارہ)
3-00 فرنچ زبان سیکھیے
3-30 متفرق پروگرام
4-00 تلاوت- حدیث- خبریں
4-30 چلڈرنز کارنر- (دوبارہ)
5-00 لقاء مع العرب (دوبارہ)
6-00 احمدیہ ٹی وی سپورٹس- بیڈ منٹن میچ
7-00 (صبح) اردو کلاس حضرت صاحب کے ساتھ (دوبارہ)
8-00 فرنچ زبان سیکھیے
9-00 ترجمہ کلام الٰہی کلاس- از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع 96-6-12 (دوبارہ)
10-00 تلاوت- حدیث- خبریں
10-30 چلڈرنز کارنر- (دوبارہ)
11-00 دینی تعلیمات- روحانی خزائن
11-30 ...اصول کی فلاسفی (دوبارہ)
12-00 (دوپہر) پشتو پروگرام
1-00 لقاء مع العرب (دوبارہ)
2-00 بنگلہ پروگرام- اردو پروگرام
3-00 اردو کلاس- حضرت صاحب کے ساتھ (دوبارہ)
4-00 تلاوت- حدیث- خبریں
4-30 مجلس سوال جواب- غیر از جماعت دوستوں کے ساتھ- از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع- اردو میں 95-10-24 یو- کے
6-00 (شام) ترجمہ کلام الٰہی کلاس- از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع 96-8-13 (نیا)
7-00 طبی معاملات- گردے اور تھائیرائیڈ کے مسائل حصہ سوم
7-30 ایک نو احمدی سے گفتگو- شیخ ایاز احمد
8-00 لقاء مع العرب (نیا)
9-00 نارویجین پروگرام- ... اصول کی فلاسفی-
10-00 تلاوت- حدیث- خبریں
10-30 چلڈرنز کارنر- (نیا)
11-00 جرمن پروگرام

بدھ 14- اگست 1996ء

12-00 (رات) اردو کلاس حضرت صاحب کے ساتھ
1-00 اراؤنڈ دی گلوب- ہماری کائنات
1-30 متفرق پروگرام
2-00 ترجمہ کلام الٰہی از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع 96-8-13 (دوبارہ)
3-00 چینی زبان سیکھیے-
3-30 حکایات شیریں
4-00 تلاوت- حدیث- خبریں
4-30 چلڈرنز کارنر (دوبارہ)
5-00 لقاء مع العرب (دوبارہ)
6-00 طبی معاملات- گردے اور تھائیراڈ کے مسائل- حصہ سوم
6-30 ایک نو احمدی سے گفتگو
7-00 (صبح) اردو کلاس حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے ساتھ (دوبارہ)
8-00 چینی زبان سیکھیے (دوبارہ)
8-30 حکایات شیریں (دوبارہ)
9-00 ترجمہ کلام الٰہی کلاس- از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع 96-8-13 (دوبارہ)
10-00 تلاوت- حدیث- خبریں
10-30 چلڈرنز کارنر- (دوبارہ)
11-00 اراؤنڈ دی گلوب- ہماری کائنات
11-30 متفرق پروگرام
12-00 (دوپہر) رشین پروگرام
1-00 لقاء مع العرب (دوبارہ)
2-00 بنگلہ پروگرام- اردو پروگرام
3-00 اردو کلاس از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع (دوبارہ)
4-00 تلاوت- حدیث- خبریں
4-30 چلڈرنز کارنر-
5-00 افریقن پروگرام
6-00 نیچرل کیور- ہومیو پیتھی- از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع 96-6-14 (نیا)
7-00 در ثمین- حصہ سوم

درخواست دعا

○ ایک واقف نو عطاء الکریم ولد خادم حسین صاحب دار الصدر شمالی ربوہ مثانے میں پتھری کی وجہ سے بیمار ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

○ مکرم چوہدری ناظر حسین صاحب امیر حلقہ چک جھمرہ عرصہ چار ماہ سے ناک پر پھنسی کی وجہ سے سخت تکلیف میں ہیں دو دفعہ Skin سپیشلسٹ سے اپریشن کروا چکے ہیں تاحال افاقہ نہیں ہوا احباب سے موصوف کی صحت کاملہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

○ مکرم عبدالرؤف صاحب (آف پاپولر گیس ماسٹر گلیانہ روڈ کھاریاں) گیس کا سلینڈر لیک ہونے پر آگ لگنے سے شدید جھلس گئے ہیں۔ اب طبیعت کافی بہتر ہے۔ اللہ تعالیٰ شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

ولادت

○ مکرم ڈاکٹر نور الدین کمال صاحب کنری کو خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے 13- جولائی کو پہلی بیٹی عطا فرمائی ہے۔ جو تحریک وقف نو میں شامل ہے۔ طریا نور نام تجویز ہوا ہے۔ نومولودہ مکرم چوہدری انور صاحب کراچی کی نواسی اور مکرم ڈاکٹر عبدالقادر صاحب کنری کی پوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نومولود کو نیک اور خادمہ دین بنائے۔

سانحہ ارتحال

○ عزیزہ ربیعہ بہجت (عمر 3 سال) بنت مکرم عبدالرزاق صاحب امیر ضلع میرپور آزاد کشمیر مورخہ 5- اگست 1996ء قضاء الٰہی سے وفات پا گئی۔ اگلے روز مکرم فضل احمد شاہد صاحب مربی سلسلہ نے جنازہ پڑھایا اور بعد تدفین مکرم امیر صاحب نے دعا کرائی۔ اللہ تعالیٰ عزیزہ کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

○ نارنگ منڈی ضلع شیخوپورہ کے سابق صدر جماعت مکرم ٹھیکیدار رانا محمد اسلم صاحب کے داماد مکرم شبیر احمد صاحب ہیضہ کی تکلیف میں چند گھنٹے مبتلا رہنے کے بعد اس دار فانی سے کوچ کر گئے۔ موصوف کا جسد خاکی لاہور سے ان کے آبائی گاؤں ڈیرانوالہ میں لایا گیا اور جنازہ مکرم مربی صاحب نے پڑھایا تدفین کے بعد مکرم مربی صاحب نے دعا کروائی۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل سے نوازے۔

ضروری اعلان برائے لجنات اماء اللہ

○ تمام مجالس لجنہ اماء اللہ پاکستان سے گزارش ہے کہ اپنی سالانہ رپورٹ 5- اکتوبر 96ء تک دفتر لجنہ میں بھجوا دیں۔ رپورٹ مختصر اور جامع ہو۔

رپورٹ کی دو کاپیاں دفتر میں پہنچنا ضروری ہیں۔

(جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ پاکستان)

اعلان دار القضاء

○ (مکرم ڈاکٹر عبدالحفیظ صاحب بابت ترکہ مکرم ڈاکٹر عبدالمغنی صاحب)

مکرم ڈاکٹر عبدالحفیظ صاحب ساکن مکان 15/6 محلہ دار العلوم غربی ربوہ نے درخواست دی ہے کہ ان کے والد مکرم کیپٹن ڈاکٹر عبدالمغنی صاحب ساکن مکان نمبر 11-C راولپنڈی میڈیکل ہاؤسنگ سوسائٹی راولپنڈی، بقضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں۔ ان کا مکان و قطعہ نمبر 28/18 برقبہ 10 مرلے واقعہ محلہ دار الرحمت وسطی ربوہ میرے نام منتقل کر دیا جائے۔ دیگر ورثاء کو اس پر کوئی اعتراض نہ ہے۔ جملہ ورثاء کی تفصیل ہے۔

1- محترمہ امتہ البشیر بیگم صاحبہ (بیوہ)
2- مکرم ڈاکٹر عبدالماجد صاحب (بیٹا)
3- مکرم عبدالشکور صاحب (بیٹا)
4- مکرم عبدالحمید صاحب (بیٹا)
5- مکرم عبدالرشید صاحب (بیٹا)
6- مکرم عبدالحلیم صاحب (بیٹا)
7- مکرمہ ڈاکٹر رخشندہ جبین صاحبہ (بیٹی)
8- مکرم ڈاکٹر عامر نوید صاحب (بیٹا)
9- مکرم ڈاکٹر عبدالحفیظ صاحب (بیٹا)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو دار القضاء میں اطلاع دیں۔

(ناظم دار القضاء- ربوہ)

○ (محترمہ مبارکہ بیگم صاحبہ وغیرہ بابت ترکہ مکرم عبدالرحمٰن صاحب)

مکرمہ مبارکہ بیگم صاحبہ وغیرہ نے درخواست دی ہے کہ ان کے بھائی مکرم عبدالرحمٰن صاحب ولد مکرم محمد اسماعیل صاحب، بقضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں۔ ان کے نام قطعہ نمبر 4/13 واقع محلہ، دار الیمن برقبہ ایک کنال 227 مربع فٹ میں سے نصف الاٹ شدہ ہے۔ لہٰذا اس پلاٹ میں سے ہمارا حصہ ہمیں دلایا جائے۔ ورثاء کی تفصیل یہ ہے:-

1- محترمہ امتہ الحفیظ بیگم صاحبہ (بیوہ)
2- محترمہ مبارکہ بیگم صاحبہ (ہمشیرہ)
3- محترمہ بشارت بیگم صاحبہ (ہمشیرہ)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر دار القضاء ربوہ میں اطلاع دیں۔

(ناظم دار القضاء- ربوہ)

پتہ درکار ہے

○ مکرمہ انیسہ بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری نصر اللہ صاحب نے 68ء میں موضع درخواست جمال خان شمالی ڈاکخانہ جام پور ضلع ڈیرہ غازی خان سے وصیت کی تھی اگر موصیہ خود پڑھیں یا ان کے کسی عزیز کو علم ہو تو موصیہ کے موجودہ ایڈریس سے مطلع کریں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز- ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 12- اگست-1996ء
درجہ حرارت کم از کم 30 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 39 درجے سنٹی گریڈ

○ دوسرے روز بھی تاجروں کی طرف سے اپیل کے بعد ملک بھر کے کئی شہروں اور کاروباری اداروں میں ہڑتال جاری رہی۔ وزیراعظم نے اپنے رفقاء کو ہدایت کی ہے کہ تاجروں کے مسائل حل کئے جائیں۔ وزیراعظم نے کہا ہے کہ میں کسی طور پر برداشت نہیں کر سکتی کہ رزق حلال کمانے والے دکاندار اور تاجر ہڑتال کرنے پر مجبور ہو جائیں۔ راولپنڈی اسلام آباد لاہور کراچی کوئٹہ وپشاور سمیت بڑے بڑے شہروں میں کاروباری مراکز بند رہے۔ بعض شہروں میں دکانیں کھلی رہیں۔ جن شہروں میں ہڑتال نہ ہو سکی وہ یہ ہیں' خانیوال' اوکاڑہ' لالہ موسیٰ' جھنگ' شیخوپورہ' خوشاب' ٹوبہ ٹیک سنگھ۔ لاہور میں ہول سیل مارکیٹیں۔ اہم تجارتی مراکز اور پلازے دوسرے روز بھی بند رہے۔ چھوٹی مارکیٹوں میں دکانیں کھلی رہیں۔ بڑی منڈیاں اور دیگر اہم مارکیٹیں بند رہیں۔

○ پنجاب اسمبلی کی سیڑھیوں سے اپوزیشن کے رکن صوبائی اسمبلی حاجی مقصود بٹ کو گرفتار کر لیا گیا۔ جس پر اپوزیشن نے سخت احتجاج کیا۔ جس پر سپیکر پنجاب اسمبلی نے رکن کو رہائی دلائی۔ سپیکر نے حاجی مقصود کے بارے میں تحریک' استحقاق کمیٹی کے حوالے کر دی۔

○ مقصود بٹ کی رہائی کے لئے پولیس اپوزیشن رہنماؤں اور سپیکر کے درمیان طویل مذاکرات ہوئے۔ ایس ایس پی نے 10 ہزار کے ذاتی مچلکوں پر ضمانت پر رہا کرنے کا حکم دیا۔ اپوزیشن نے سپیکر مسٹر محمد حنیف رامے کا شکریہ ادا کیا۔

○ وزیر اطلاعات مسٹر خالد خان کھرل نے کہا ہے کہ نواز شریف مذاکرات کریں۔ عوام نے ہڑتال مسترد کر دی ہے۔ انہوں نے کہا کہ جماعت اسلامی نے پاکستان کو کبھی دل سے تسلیم نہیں کیا۔ قاضی خود ایک بھی نشست حاصل نہ کر سکے۔ انہوں نے کہا کہ مختلف سیاسی جماعتوں کا اتحاد ریت کی دیوار ثابت ہو گا کئی جماعتوں کے پاس تو ایک بھی سیٹ نہیں۔

○ ایم کیو ایم کے سربراہ الطاف حسین نے کہا ہے کہ کامیاب ہڑتال اس بات کا ثبوت ہے کہ عوام موجودہ حکومت کو برسراقتدار نہیں دیکھنا چاہتے۔

○ سیالکوٹ میں 85 لاکھ روپے بینک سے لوٹ لئے گئے۔ تین ڈاکوؤں نے بینک گن مین کو قابو کر کے کیشیئر سے چابیاں چھین لیں۔ یہ ڈکیتی محلہ شہاب پورہ میں ہوئی۔

○ گورنر پنجاب نے کہا ہے کہ ہڑتال صرف بڑے تاجروں نے کی ہے۔ چھوٹے دکانداروں نے ہڑتال نہیں کی۔

○ لاہور سمیت پنجاب کے متعدد علاقوں میں بارش کے بعد موسم خوشگوار ہو گیا۔

○ پاکستان افغانستان کے ساتھ ٹرانزٹ ٹریڈ بحال کرنے پر آمادہ ہو گیا ہے۔ افغانستان خوراک اور پٹرولیم کی مصنوعات کوئٹہ اور پشاور کے راستے براہ راست درآمد کرے گا۔ ٹرانزٹ ٹریڈ کے ذریعہ ایسی اشیاء افغانستان نہیں پہنچائی جا سکیں گی جو وہاں استعمال نہیں ہوتیں۔

○ پنجاب کابینہ کے چار نئے ارکان نے حلف اٹھا لیا ہے ان میں ریاض فتیانہ' سعید اکبر نوانی' نکا اقبال' اور امان اللہ خان شامل ہیں۔ ان میں سے امان اللہ کے سوا جو پہلی بار وزیر بنے ہیں تمام وزراء وٹو کے ساتھ وزیر رہ چکے ہیں۔ پنجاب کے گورنر ریٹائرڈ جنرل راجہ سروپ خان نے ان سے حلف لیا۔

○ برآمدی ایسوسی ایشن کی 13- اگست کی ہڑتال کے اعلان پر برآمد کنندگان میں شدید اختلافات پیدا ہو گئے ہیں۔ متعدد ایسوسی ایشنیں ہڑتال نہیں کریں گی۔ ریڈی میڈ گارمنٹس بنانے والے 3 سو سے زائد ارکان نے ہڑتال میں حصہ نہ لینے کا اعلان کر دیا ہے۔

○ امریکہ نے بھارت سے اپنی ہار مان لی ہے اور بھارت کو ایٹمی دھماکوں پر پابندی کے معاہدہ پر رضامند کرنے کی کوششیں ختم کر دی ہیں۔ امریکہ نے کہا ہے کہ بھارت کو کوئی الٹی میٹم نہیں دیا گیا عالمی برادری ایٹمی تجربات پر پابندی سے متعلق ایک ملک کے اعتراضات کے باعث پیچھے نہیں ہٹے گی۔ تین سال کے دوران آٹھ ملکوں نے معاہدے پر دستخط نہ کئے تو اس کی متفقہ منظوری کے لئے از سر نو کوشش کی جائے گی۔ بھارت اور پاکستان دونوں اس میں شامل ہیں۔

○ بی بی سی نے کہا ہے کہ ایٹمی دھماکے روکنے کے معاہدے پر دستخط کر کے پاکستان میں کوئی سیاسی حکومت قائم نہیں رہ سکتی۔ امریکہ چاہتا ہے کہ بھارتی انکار کے باوجود چین پاکستان کو دستخط کرنے پر مجبور کر دے۔ امریکہ سمجھتا ہے کہ وہ اسرائیل کو جب چاہے دستخط کرنے کی ہدایت کر سکتا ہے۔

○ پنجاب اسمبلی ہال لاہور کے سامنے کلرکوں کے مظاہرے کے دوران پولیس نے زبردست لاٹھی چارج کیا۔ اور درجنوں افراد کو گرفتار کر لیا۔ کلرک جوتے چھوڑ کر بھاگ گئے۔ پولیس نے سائیکلیں قبضے میں لے لیں کلرک اپنے رہنماؤں کی گرفتاری کے خلاف اور مطالبات کے حق میں مظاہرہ کر رہے تھے۔

○ شریعت کورٹ کے جج مسٹر جسٹس شفیع محمدی نے کہا ہے کہ اب اس فیصلے کا وقت آ گیا ہے کہ شریعت کورٹ سپریم کورٹ کی پابند ہے یا شریعت کی۔ انہوں نے کہا کہ مجھے ابھی تک توہین عدالت کا نوٹس نہیں ملا۔ قرآن و سنت کے منافی کسی فیصلے پر تبصرہ کو توہین عدالت قرار نہیں دیا جا سکتا۔

○ آزاد پارلیمانی گروپ نے اسمبلیاں توڑنے کی حمایت کرنے سے انکار کر دیا ہے۔

اعلان تعطیل

○ مورخہ 14- اگست بروز بدھ الفضل کا دفتر بند رہے گا لہذا اس تاریخ کا الفضل شائع نہیں ہو گا۔ قارئین کرام اور ایجنٹ حضرات نوٹ فرما لیں۔

(مینیجر)

محلہ دارالرحمت وسطی میں بیت النصرت سے ملحقہ نئی تعمیر شدہ مارکیٹ میں کلینک کا آغاز 14 اگست سے

ڈاکٹر عمران احمد خان فزیشن و ماہر امراض بچگان
سابق رجسٹرار چلڈرن وارڈ میو ہسپتال لاہور
الائیڈ ہسپتال فیصل آباد
اوقات : شام 6 تا 9 بجے
دارالرحمت غربی ربوہ فون رہائش : 212286
ایک ڈراپ بلڈ میں بلڈ شوگر صرف 2 سیکنڈ میں بلڈ کولیسٹرول صرف 3 منٹ میں چیک کروائیں

پلاٹ برائے فروخت
ایک کنال رحمان کالونی تین گلیاں تین سیپریٹ گھروں کیلئے آئیڈیل۔ رابطہ : فون 211248

اٹھرا کی کامیاب امراض علاجگاہ
مطب حمید (رجسٹرڈ)
مشہور دواخانہ

مکان برائے فروخت
پانچ کمرے۔ تین اٹیچڈ باتھ۔ ماڈرن کچن لینٹر و چپس کی تعمیر۔ بجلی۔ پانی۔ فون موجود
رابطہ
طاہر نسیم (نصرت جہاں اکیڈمی) فون : 212067
مکان گلی نمبر 4 رحمن کالونی ربوہ فون گھر : 832

سولیس ہومیو میڈیسن کمپنی کی ادویات
BEDUREX بچوں کا بستر پر پیشاب کرنا
ARTHRITIS بڑے جوڑوں کے درد کیلئے
COPIOUSEX کثرت حیض کے لئے
FLATULEX پرانے گیس اپھارہ کیلئے
INFECTEX جسم میں ہر قسم کی انفیکشن کیلئے
INDIGEX خرابی معدہ۔ پیٹ کی امراض کیلئے
JOINTEX چھوٹے جوڑوں کے درد کیلئے
LEUKORRHEX مرض لیکوریا کیلئے
NEURALGEX اعصابی کمزوری کیلئے
PILESEX بواسیر خونی و بادی کیلئے
TONEX عام جسمانی کمزوری کیلئے
URINEX پیشاب سے متعلق امراض کیلئے
TOOTHEX دانتوں کی تمام امراض کیلئے
ڈاکٹر مرزا رفیق احمد عابد
المنیب پولی کلینک
5/16 دارالصدر غربی الف ربوہ

کرانک بیماریوں اور جوڑوں کے درد وغیرہ کا علاج
15 اگست 1996ء سے دکان نئی جگہ سجاد مارکیٹ دارالنصر غربی کالج روڈ میں منتقل ہو گئی ہے۔
سندھ ہومیو پیتھک کلینک اینڈ سٹور دارالنصر غربی ربوہ

برائے فروخت
1/2 11 مرلہ تین دکانیں مکان دو منزلہ۔ پختہ
50 فٹ سڑک پر۔ فون۔ بجلی۔ پانی۔ سوئی گیس۔ زندگی کی تمام سہولتوں کے ساتھ
عزیز ہومیو پیتھک کلینک اینڈ سٹور گولبازار ربوہ گھر فون : 212399 - 211399

خدا کے فضل اور رحم کیساتھ
اچھی صحت کا راز ۔ رضوان فوڈز ۔ تازہ اور خالص غذا
غذائیت سے بھرپور • سرخ مرچ • ہلدی • دھنیا • گرم مصالحہ • دال چنا • بیسن • دلیہ • چنے • کھل سرسوں اور تیل سرسوں
فون 212307
محمد ابراہیم اینڈ سنز دارالرحمت وسطی ربوہ

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
مرض اٹھرا کا شافی علاج
حبوب مفید اٹھرا // اکسیر اولاد نرینہ (کورس)
20 گرام 30 روپے۔ 60 گرام 90 روپے۔ 100 گرام 150 روپے ـــ 250 روپے
فہرست ادویہ و جنتری 1996ء مفید طبی معلومات کیساتھ مفت طلب کریں۔
بیرونی مریض، پاکستان و بیرون پاکستان بذریعہ تشخیص و تجویز خط لکھ کر منگوا سکتے ہیں۔
سٹاکسٹ حضرات کیلئے معقول کمیشن
مطب ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
Ph: (04524) 211434-212434
Fax: (04524) 534